REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۰ — شمارہ ۸

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے

فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ — ۱۹ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش — ۱۹ فروری ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ تبلیغ (فروری) — حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۹ تبلیغ (فروری) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ "دو روز سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دانت میں شدید تکلیف ہے اور ضعف ہے۔"

احباب پوری توجہ اور التزام کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل و احسان سے ہمارے محبوب اور پیارے امام کو کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھتے ہوئے مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ تبلیغ (فروری) — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ٭

آیت قرآنی:-

الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقًا ما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت۔ فارجع البصر ہل تری من فطور۔ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئًا وھو حسیر۔

بین الاقوامی شہرت و اعزاز کے حامل نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب مدراس، علیگڑھ اور حیدرآباد میں

شایان شان استقبال اور اہم مصروفیات کا آنکھوں دیکھا حال

نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے حالیہ دورۂ ہند کے ضمن میں موصول ہونے والی بعض رپورٹیں بدر کے گزشتہ شماروں میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ اسی تسلسل میں اب مدراس، علی گڑھ اور حیدرآباد کے مبصرین کی مرتب کردہ رپورٹوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ —— (ایڈیٹر بدر)

مدراس

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے کل مورخہ ۱۲ جنوری کو بوقت ساڑھے دس بجے شب بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے مدراس پہنچنے پر احباب جماعت نے موصوف کا پُرتپاک اور شایان شان استقبال کیا۔ دوسرے دن مختلف سائنسی اداروں میں اپنی اہم ترین مصروفیات سے فارغ ہو کر محترم ڈاکٹر صاحب شام کے ٹھیک ۶½ بجے احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے جہاں محترم صدر صاحب جماعت اور خاکسار نے پھولوں کے ہار پہنا کر موصوف کا استقبال کیا۔

بعدہٗ خاکسار کی زیر صدارت محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کے تامل زبان میں مختصر سے خطاب کے بعد خاکسار نے سامعین سے اپنے قابل فخر اور محترم مہمان کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز

کی تلاوت اور اس کی دلنشین تشریح سے کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ مدراس کی ترقی اور خوشکن مساعی پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے احمدی طلباء کو دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح سائنسی میدان میں بھی آگے بڑھنے کی مؤثر پیرائے میں تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

ولادت باسعادت

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری) — آج ہی فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ خوش کن اور پُرمسرت اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب شاہد واقف زندگی ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ —— عزیز نومولود حضرت اقدس المسیح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑنواسہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پڑپوتا ہے۔

ادارہ بدر اس پُرمسرت ولادت باسعادت پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب اور خاندان مسیح پاک علیہ السلام کے تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز، صالح اور بلند اقبال زندگی سے نوازے۔ اس کا وجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص دعاؤں سے وافر حصہ پانے والا، خاندان مسیح پاک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین ٭

(ایڈیٹر بدر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

بہت زور دیا کہ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ مذہب کے ساتھ ساتھ سائنس کا بھی گہرا مطالعہ کریں۔ اور اپنی خدا داد صلاحیتوں کو کما حقہ طریق پر بروئے کار لاتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کی شوکتِ رفتہ کو از سرِ نو دُنیا میں قائم کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات بالخصوص نئے تعلیمی منصوبہ کے تہتم بالشان اغراض و مقاصد کی بھی وضاحت فرمائی۔

آپ کی ۲۰ منٹ کی اس بصیرت افروز تقریر کا ترجمہ خاکسار نے تامل زبان میں کیا جس کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب کی معیت میں پرسوز اور لمبی اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ استقبالیہ تقریب کے بعد جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت احمدیہ مدراس کے علاوہ کیرلہ کی جماعتوں سے آئے ہوئے کم و بیش تیس احباب بھی موجود تھے۔

علی گڑھ

رپورٹ مرسلہ مکرم وسیم احمد صاحب ناصر فریدی پی ایچ ڈی

مایۂ ناز احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مورخہ ۲۴ر جنوری کی صبح کو رائیڈنگ کلب کی پُرشوکت پریڈ اور مشتاقانِ دید کے جم غفیر کے درمیان علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر لاج میں تشریف لائے۔ جہاں یونیورسٹی کے سینئر سٹاف کے ساتھ آپ نے ناشتہ تناول فرمایا۔ ازاں بعد رائیڈنگ کلب کی رنگارنگ وردی میں ملبوس گھوڑ سواروں کی دو رویہ قطاروں کے درمیان سُرخ قالین پر سے ہوتے ہوئے اپنا لہ کارپ محترم ڈاکٹر صاحب کو لئے ہوئے "سر سید ہال" میں داخل ہوئیں۔ محترم موصوف نے یونیورسٹی کی روایات کے مطابق جامع مسجد میں نفل ادا کئے۔ اس کے فوراً بعد سٹاف ایسوسی ایشن کی طرف سے سٹاف کلب میں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ بعد ازاں یہ قافلہ سنٹرل لائبریری کی عظیم الشان عمارت میں داخل ہوا۔ جہاں ڈاکٹر سلام صاحب نے کتابوں کی نمائش کا معائنہ کیا۔ اور وہاں سے کینیڈی ہال کی پُر شوکت عمارت کے آڈیٹوریم میں پہنچا۔ جسے اس موقعہ کے لئے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ROBING ROOM میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں شیروانی کا تحفہ پیش کیا گیا جسے زیبِ تن کئے جب آپ آڈیٹوریم میں داخل ہوئے تو حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا والہانہ استقبال کیا۔

یہ خصوصی کانووکیشن تقریب تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی جس میں محترم سلام صاحب کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی ——— اور CITATION پیش کیا گیا۔ چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی کا پیغام پڑھ کر سُنائے جانے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے نوبل پرائز میڈل کا REPLICA یونیورسٹی کو پیش کیا۔ ازاں بعد پروفیسر صاحب موصوف نے اپنا خطاب تلاوتِ قرآن پاک سے شروع کیا۔ جس میں آپ نے بہت تفصیل سے GRAND UNIFICATION THEORY کو جدید طرز کے EPIDIOSCOPE اور پروجیکٹر کی مدد سے سمجھایا اور آئندہ پروگرام سے متعلق آگاہ فرمایا۔ اس پوری تقریب کو ریڈیو، اخبارات اور ٹی۔ وی کے نمائندوں نے محفوظ کیا۔

دوپہر سوا دو بجے سٹوڈنٹس یونین کی طرف سے پروفیسر سلام صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ محترم موصوف کافی دیر گئے تک طلباء کے درمیان انتہائی بے تکلفی اور دوستانہ ماحول میں تشریف فرما رہے۔ سٹوڈنٹس یونین کے صدر جناب عرفان اللہ خان صاحب نے اپنی مختصر مگر جذباتی تقریر میں ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم فرزند کی خدمت میں یونیورسٹی کی لائف ممبری پیش کی۔ چنانچہ محترم موصوف نے "تاریخی طلائی کتاب" کے صفحہ ۱۱۳ پر اپنے دستخط کے ساتھ یہ الفاظ درج کئے کہ :- "میری شدید خواہش تھی کہ سر سیّد کی قائم کردہ علی گڑھ یونیورسٹی میں حاضر ہو سکوں۔ آج خدا نے مجھ کو اس کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ لائف ممبر شپ کے ذریعہ اس یونیورسٹی کے ساتھ میرا تعلق قائم ہو گیا۔ الحمد للہ۔ میرے لئے دُعائیں فرمائیں"۔

یونیورسٹی کا ترانہ پیش کئے جانے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ کی جانب سے "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کی انگوٹھی محترم موصوف کی خدمت میں پیش کی۔ جسے از راہِ شفقت اُنگلی میں پہن کر آپ نے واپس کر دیا۔ خطاب کے بعد پُرجوش اور جذباتی نعروں کے درمیان آپ کو کار تک پہنچایا گیا۔ جہاں سے آپ ڈیپارٹمنٹ آف تھیالوجی اور پھر ڈیپارٹمنٹ آف فزکس میں پہنچے۔ ہر دو ڈیپارٹمنٹس میں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا اور تواضع کی گئی۔ جس کے ساتھ ہی اس تاریخی دن کے پروگرام اختتام کو پہنچے۔

حیدر آباد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد

باوجود اس کے کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے مجوزہ پروگرام دورۂ ہند میں حیدر آباد شامل نہیں تھا۔ تاہم محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی خواہش اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خصوصی تحریک پر موصوف نے از راہِ نوازش حیدر آباد کو بھی اپنے پروگرام میں شامل فرمایا۔ اور بذریعہ فون اطلاع دی کہ آپ مورخہ ۲۷ر جنوری کو وزیرِ اعظمِ ہند سے دہلی میں ملاقات کے بعد حیدر آباد کے لئے روانہ ہوں گے۔ اس اطلاع کی روشنی میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی نے شہر کی مختلف تنظیموں سے رابطہ قائم کر کے آپ کی مصروفیات کا پروگرام ترتیب دیا۔

حسب پروگرام محترم ڈاکٹر صاحب موصوف مورخہ ۲۸/۱ کی شام بوقت ساڑھے چھ بجے بذریعہ طیارہ دہلی سے حیدر آباد پہنچے۔ جہاں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیتوں کے علاوہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد، محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد کی قیادت میں ہر سہ جماعتوں کے نمائندگان کے وفود آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جوں ہی طیران گاہ سے وی۔ آئی۔ پی۔ لائنج میں تشریف لائے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی نے آپ کی گلپوشی کی۔ اور محترم موصوف نے تمام معززینِ شہر سے مصافحہ فرمایا۔

طیران گاہ سے محترم ڈاکٹر صاحب محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے ہمراہ "ہوٹل بنجارہ" تشریف لے گئے جہاں چند منٹ قیام فرمانے کے بعد آپ سیدھے احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ یہاں استقبالیہ کمیٹی کے ممبران مکرم احمد حسین صاحب نائب امیر، مکرم مسعود احمد صاحب مکینک، مکرم ظفر عبد الباسط صاحب اور مکرم رشید الدین پاشا صاحب کے زیرِ انتظام موصوف کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا بہترین پیمانے پر اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب بعد نمازِ مغرب محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت کی زیرِ صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم رشید الدین پاشا صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی گلپوشی کی اور پھر نمائندہ یونین ٹرانسپورٹ حیدر آباد نے گلپوشی کرتے ہوئے آپ کو مختصر سے الفاظ میں خوش آمدید کہا۔ ازاں بعد خاکسار نے جماعتِ احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک بسیط اور جامع خطاب فرمایا۔ محترم صدر مجلس کے خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے افرادِ جماعت اور غیر از جماعت معززین سے مصافحہ کیا اور گروپ فوٹوز میں شمولیت فرمائی۔ آخر میں تمام حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

مورخہ ۲۹/۱ کو محترم ڈاکٹر صاحب نے نیشنل جیو فزیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، آندھرا پردیش اکیڈمی آف سائنس اور ریجنل ریسرچ لیبارٹری کی تقاریب میں شمولیت فرمائی۔ اسی روز شام کو محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی کوٹھی "بیت النور" میں "یونائیٹڈ ہندو مسلم فرنٹ" کی جانب سے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں مسلم اوقاف بورڈ آندھرا پردیش کے وزیر جناب احمد شریف صاحب کے علاوہ بہت سے معززینِ شہر بھی موجود تھے۔ اس موقع پر عزیز داؤد احمد عرفان ابن محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی نے ڈاکٹر صاحب کی گلپوشی کی۔ یونائیٹڈ ہندو مسلم فرنٹ سے خطاب کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے سائنسی میدان میں آگے بڑھنے کی مؤثر پیرائے میں تلقین فرمائی۔ جس کے بعد آپ کے اعزاز میں پُرتکلف عصرانہ دیا گیا۔ "بیت النور" کی تقریب سے فارغ ہو کر محترم ڈاکٹر صاحب نے مختلف مسلم و غیر مسلم تنظیموں اور یونیورسٹیوں کی جانب سے ترتیب دی گئی مشترکہ استقبالیہ تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اس تقریب کی صدارت پروفیسر سید علی اکبر صاحب نے کی۔ سابق گورنر اُڑیسہ جناب اکبر علی خان صاحب اور مختلف تنظیموں اور یونیورسٹیوں کے نمائندگان نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ پھولوں کے ہار پہنائے اور مختلف تحائف پیش کئے۔ اس موقعہ پر چیف منسٹر آندھرا پردیش کی جانب سے ناظم اطلاعات و تعلقات عامہ مسٹر ایم مانکیال راؤ نے بھی ڈاکٹر صاحب کو چار مینار کا ایک خوبصورت ماڈل بطور تحفہ پیش کیا۔ مختلف تنظیموں کی طرف سے پیش کئے جانے والے استقبالیہ ایڈریسوں کے جواب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک دلچسپ اور معلوماتی خطاب فرمایا۔ جسے بے حد پسند کیا گیا۔ اس استقبالیہ تقریب کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد افرادِ جماعت احمدیہ حیدر آباد، سکندر آباد اور یادگیر نے ایئر پورٹ پہنچ کر اجتماعی دُعاؤں کے ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو الوداع کہی۔ واللہ خیر حافظاً ۔

خطبہ جمعہ

یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اس کائنات کی بنا اور بنیاد وحدانیت پر ہے اس میں انتشار کا ایک ذرہ بھی نہیں پایا جاتا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ اللہ نے نوعِ انسان کو اُمّتِ واحدہ بنانے کا فیصلہ کیا

ہر بھلائی اور ہر چیز تمہارے پیدا کرنے والے خدا کی طرف سے آتی ہے اس لئے اس سے ہمیشہ مضبوطی سے وفا کا تعلق قائم رکھو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ نبوت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"جیسا کہ میں اپنے دوستوں کو بھی اور جب بیرونِ ملک سفر میں ہوں تو غیر مسلم دُنیا کو بھی اس بنیادی حقیقت کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتا ہوں کہ اس کائنات کی بنیاد وحدانیت پر ہے۔ خدائے واحد و یگانہ نے اسے پیدا کیا۔ مادی اشیاء کو۔ کائنات کو بھی اور انسان کو بھی۔ اس کے متعلق کچھ تفصیل سے میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تفصیل تو

اللہ تعالیٰ کی صفات

کی اس قدر لمبی ہے کہ انسان پیدائش سے لے کے قیامت تک بھی بیان نہیں کر سکتا۔ بنیادی بعض باتیں اس وقت میں بتاؤں گا۔

ہمیں قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (الانعام آیت ۱۰۳)

ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے

رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ (طٰہٰ آیت ۵۱)

ہر چیز کو جس غرض کے لئے پیدا کیا اس کے مطابق اور مناسب اعضاء بھی دیئے۔ اور مختلف کیمیاوی اجزاء بھی دیئے۔ اور قوتیں بھی دیں۔ اور صلاحیتیں بھی پیدا کیں۔ اور استعدادیں بھی عطا کیں۔ اور ہر چیز کو ایک میزان میں اُس نے باندھا۔ ایک ایسا قانون بنایا کہ اس قدر وسیع کائنات میں انتشار کا ایک ذرہ بھی نہیں پایا جاتا۔ ہر چیز دوسرے سے بندھی ہوئی ہے۔ وَضَعَ الْمِيْزَانَ توازن کا ایک اس نے قانون اس میں جاری کیا۔ یہ جو توازن کا قانون ہے، یہ قانونِ قدرت کی بنیاد بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بنیادی طور پر دو مخلوقات خلق کیں۔ ایک انسان اور ایک انسان کے علاوہ ہر شے۔ اور یہ جو میزان ہے۔ یہ انسان کے علاوہ جو ہر شے ہے اسے میزان میں باندھا۔ آپس میں توازن ایک بنایا ہے۔ اور جو انسان ہے اسے بھی میزان میں باندھا۔ توازن اس کے اندر قائم کیا۔ اُسے آنکھ دی دیکھنے کے لئے۔ کان دیئے سُننے کے لئے۔ اس نے دوسرے حواس دیئے اور عقل دی۔ ان میں

توازن پیدا کرنے کے لئے

جو نتیجہ نکالتی ہے مختلف حواس کے مشاہدات کا۔ انسان اپنے طور پر بھی خود کائنات کا ایک بڑا حصہ ہے۔ شاید مادی وسعتوں کے لحاظ سے تو نہیں یوں کہنا چاہیئے کہ یقیناً مادی وسعتوں کے لحاظ سے تو نہیں لیکن اپنی اہمیت اور مقصدِ حیات کے نتیجہ میں یہ کائنات کا بڑا حصہ ہے۔ اِس لئے کہ کائنات کی ہر شے انسان کی خادم بنا کے پیدا کی گئی۔ اور انسان کو بحیثیت انسان، بنی نوعِ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مجموعی طور پر اتنی عظیم

اور وسیع طاقتیں دے دیں کہ کائنات کی ہر چیز سے وہ خدمت لینے کی طاقت اور قوت رکھتا ہے۔ اور انسان کو مادی طاقتیں بھی دیں۔ اس کی پیدائش کی غرض بہت اہم بہت بلند تھی۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

اُس نے اپنے پیدا کرنے والے رب کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے اپنی زندگی گذارنی تھی۔ اس مقصد کے لئے وہ پیدا کیا گیا تھا۔ صاحبِ اختیار ہے۔ کچھ اس مقصد کو پانے میں کامیاب ہوتے ہیں اپنے اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں اور کچھ ناکام ہوتے ہیں۔ لیکن کامیاب ہونے کا امکان سب کے لئے موجود ہے۔ کیونکہ وہ طاقتیں اُن کو عطا کی گئی ہیں۔ اور جہاں نوعِ انسانی کو بحیثیت نوع اور اجتماعی لحاظ سے وہ ساری طاقتیں اور صلاحیتیں دے دی گئی ہیں کہ وہ کائنات پر بطور مخدوم کے خدا کے حکم کے ماتحت حکمرانی کر سکے۔ وہاں ہر فردِ بشر جو دُنیا میں پیدا ہُوا ہر دوسرے فردِ بشر سے مختلف ہے۔ اِس لیئے انسان نے تمدّنی زندگی گزارنی تھی۔ ایک دوسرے کے ساتھ ان کا میزان کا تعلق ایسا تھا کہ انتہائی عروج کو اپنی ترقیات میں وہ اکیلا نہیں پہنچ سکتا تھا۔ بلکہ اس کی نوع نے پہنچنا تھا۔ اِسی واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں میں سے ایک بڑی عظمت یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ اگر ہر شخص کو مثلاً ساری دُنیا کی ہر شے سے مادّی کائنات، مادّی دُنیا کی ہر شے سے خدمت لینے کی طاقت دے دی جاتی تو کسی دُوسرے کی مدد کا۔ اس کے بھائی چارے کا۔ تقسیم کار کا وہ محتاج نہ ہوتا۔ وہ کپڑے بھی اپنے بناتا، وہ غذا بھی اپنی پیدا کرتا۔ وہ علم بھی خود اپنے طور پر حاصل کرتا۔ کسی اُستاد کی اسے ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ ساری چیزیں اس کے پاس خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہوتیں۔ ایسا نہیں کیا۔ بلکہ DIVISION OF LABOUR (ڈویژن آف لیبر) تقسیم کار

تمدّنِ انسانی کی بنیاد

بنا دی گئی۔ اور اس کے نتیجے میں انسان انسان کی طاقتوں اور استعدادوں میں جزوی اور تفصیلی فرق آگیا۔ اور نوعِ انسانی کو بحیثیت نوع کائنات کی ہر شے سے خدمت لینے کی طاقت عطا کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے جو قانونِ قدرت بنایا اور جو میزان قائم کیا اور جو اتنی طاقتیں انسان کو دیں۔ دو پہلو ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے۔ ایک یہ کہ قانون بنا دیا۔ مثلاً گندم کا دانہ جب کھیت میں ڈالا جائے گا تو وہ اُگے گا۔ فلق ہوگی اس کی۔ پھٹے گا وہ ایک پودا بنے گا۔ اور دانے بنائے گا۔ وہ انسان کے لئے غذا پیدا کرے گا۔ قانون بنا دیا کہ شیشم کا درخت موسمِ خزاں میں پتے گرائے گا۔ یہ اس کا قانونِ قدرت ہے۔

شیشم کا درخت موسمِ خزاں میں پتے گرائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ قانونِ
قدرت نے اس کو باندھا ہے۔ ایک اللہ تعالےٰ کی صفات کا یہ جلوہ ہے
لیکن بعض نادان، ناسمجھ، نیم پختہ عقل والے اس سے یہ نتیجہ نکال بیٹھے کہ
اللہ تعالےٰ IMPERSONAL (اِمپرسنل) اللہ ہے۔ یعنی ذاتی طور پر
تعلق نہیں رکھتا۔ اس نے قانون بنایا۔ اور اس کا حکم چل پڑا۔ وہ کہتے ہیں،
انسان کی حیثیت ہی کیا ہے خدا تعالےٰ کے مقابلے میں۔ یہ درست ۔

اِنسان کی کوئی حیثیت نہیں

کہ اپنے طور پر اپنے زور سے خدا تعالیٰ سے ایک دھیلہ بھی وصول کر سکے۔
لیکن اگر خدا دینا چاہے تو ہر دو جہاں انسان کے قدموں میں لا کے رکھ دیتا
ہے۔ اور یہ محض دعویٰ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اور آپؐ کی
زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے آپؐ نے اس قدر پیار کیا اور
خدا تعالےٰ کے اس قدر پیار کو حاصل کیا کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ
الْاَفْلَاک ساری کائنات جو تھی وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں
لا کے رکھ دی گئی۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا خدائی تقدیر میں کہ نوعِ انسانی بھی ایک
دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ اور اُمّتِ واحدہ بن
جائے گی۔ لیکن خدا PERSONAL (پرسنل) ہے۔ یعنی ذاتی تعلق رکھنے والا
ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی دوسری تقدیر ہے۔ ایک تقدیر شیشم کے درخت کی جو
میں نے مثال دی یہ ہے قانونِ قدرت کے مطابق خدا تعالےٰ کے حکم سے۔
اپنی مرضی سے نہیں۔ خدا کے حکم سے شیشم کا درخت موسمِ خزاں میں پتے گرا
دیتا ہے اپنے۔ لیکن موسمِ خزاں میں جب پتے گراتا ہے تو خدا تعالیٰ کا
ایک اور حکم نازل ہوتا ہے ہر پتے کے لئے کہ گر۔ تب وہ گرتا ہے ورنہ
نہیں گرتا۔

قانونِ قُدرت کے باوجُود

۔۔۔ سیکنڈ میں تو ہر درخت کے پتے یُوں نیچے نہیں گر جاتے۔ کئی ہفتے لگتے
۔۔ پت جھڑ میں۔ اور کچھ پتے صبح گرے، کچھ دوپہر کو، کچھ شام کو۔ پت جھڑ
۔ ہوتی ہوتی ہے۔ آخر وہ درخت ننگا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ جو پتے گر رہے
۔تے ہیں یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے ہر پتہ ایک نئے کلام، ایک نئے
امر، ایک نئی وحی کے ذریعہ سے گرتا ہے، ویسے نہیں گر سکتا۔ یہ خدا
تعالےٰ کی دوسری تقدیر ہے۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں دیں اپنے قرب کے حصول کی، تو
اتنا کافی نہیں سمجھا گیا کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
(الذّٰریٰت آیت: ۵۷) کہ میرے عبد بنیں۔ میرے عکس کو اپنے اندر پیدا
کریں۔ میری صفات کا نمونہ ان کے اخلاق کے اندر ظاہر ہو قانون بنا دیا۔ نہیں
بلکہ فرد واحد کو بے شمار وحی خفی اور یا جلی کے ساتھ اس کی ہدایت اور پرورش
کی گئی۔ اور اس کی ربوبیت کی گئی۔

انسان کو جو اس میدان میں سب سے بڑی صلاحیت دی گئی وہ عقل ہے۔
لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا انسان کی ہر صفت پر اس توازن کا جو اصُول چلتا ہے
اس سے وہ کائنات کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ مثلاً آنکھ ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے انسان کو آنکھ دی دیکھنے کے لئے۔ لیکن آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی جب تک

خُدا تعالےٰ کا ئنات میں

باہر کی روشنی نہ پیدا کرنا یا روشنی نہ پیدا کرنا کہنا چاہیئے۔ پھر انسانی عقل نے خداداد
۔ سے بجلی بنائی۔ دیئے بنائے کبھی سرسوں کا تیل جلایا روئی لگا کے۔ کبھی اس
نے شمعیں بنائیں۔ کچھ لکڑیاں ایسی نکالیں جن کے اندر چکنائی تھی۔ ان کی مشعلیں بنا
۔ وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی۔ بہر حال آنکھ اُس وقت دیکھتی ہے جب بیرونِ
۔ ان خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ روشنی بھی ہو۔ رات کے اندھیروں میں آنکھ
۔ تو ہے انسان کا سارا ذہن ہی لگا ہوا ہے، اسے کچھ عادتیں ہیں اپنے
۔ میں پھرنے کی۔ بغیر روشنی کے بھی وہ اپنا راستہ اندھیرے میں بھی ٹٹولتا
۔ ہے۔ کبھی گرتا ہے کبھی ٹھوکر کھاتا ہے کبھی اپنے آپ کو چوٹیں لگاتا

ہے۔ لیکن آنکھ کے لئے روشنی کا ہونا ضروری ہے۔ انسان کے جسمانی قویٰ جو ہیں
جسمانی صلاحیتیں، اس حصے پر میں پہلے بھی بتا چکا ہُوں۔ اس کے مقابلے میں
کائنات میں چیزیں پیدا کی ہیں۔ انسان کے جسم کی نشو و نما کے لئے انسان کو
متوازن کھانا ضروری ہے۔ یعنی کھانے میں توازن ہو۔ کیونکہ انسان کا جسم کسی
ایک کیمیاوی شئے یا ایک کیمیاوی مرکب سے نہیں بنا بلکہ

بہت سے مرکّبات

ہیں جن سے مل کے وہ بن جاتا ہے۔ مثلاً ہڈی ہے، موٹی چیزیں میں لیتا ہوں۔ باریکیوں
میں جائے بغیر۔ بچے بھی سمجھ جائیں گے۔ ہڈی ہمارے گوشت سے مختلف ہے۔
دل کا جو گوشت ہے یا جگر کا جو گوشت ہے وہ جو بکرے کا آپ گوشت کھاتے
ہیں۔ آپ کے دانت آپ کی آنکھیں آپ کی لمس محسوس کرتی ہے کہ یہ بکرے کے
عام گوشت سے کچھ مختلف ہے۔ تو جس چیز سے اس کا دل بنا ہے یا اُس کی
کلیجی بنی ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ بہت سارے مرکبات کا مجموعہ ہے۔
اس واسطے متوازن غذا کھانا ضروری ہے۔ خون ہے جو اس کی رگوں میں چل رہا
ہے۔ (MEMBRANE) ممبرین ہیں۔ جھلیاں ہیں جو اس کی صحت کی اور جان کی
حفاظت کرنے والی ہیں۔ ایک عالم ہے انسان کے جسم کے اندر بھی۔ اور
صرف اس عالم کو پیدا کرنا خدائی تقدیر میں نہیں۔ کیونکہ ہر چیز میں ایک
توازن ہے جو کائنات کا حصہ ہے۔ انسان کے علاوہ اس کو ایک قسم کے
توازن میں باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے اور انسان کو ایک اور قسم کے توازن کے
اندر اس نے اس کو بالکل باندھ دیا۔ اور پھر ان دو توازنوں کو آپس میں باندھ دیا۔
اور پھر انسان کا تعلق اپنے ساتھ زوج کا یعنی پیار کے تعلق کا۔ وہ اس کو
باندھ دیا۔ جہاں وہ مقصدِ حیات پُورا ہوتا ہے۔ اس کے لئے انسان کو جسمانی
طاقتیں دی گئیں تاکہ

خدا تعالےٰ کی راہ میں

وہ قُربانیاں دے۔ وہ ایثار پیشہ بنے۔ پہلے بھی مَیں نے بتایا تھا وہ یہ
نظارہ دُنیا کے سامنے رکھے کہ کسریٰ کی فوج کی ہر پہلی صف تلوار چلانے
والی آدھے گھنٹے۔ گھنٹے کے بعد پیچھے بلالی جاتی ہے۔ اور تازہ دم فوج آتی ہے
آگے، اور ایک مسلمان صف جو ہے، وہ صبح سے لے کر شام تک ہر گھنٹے بعد
تازہ دم، ہر آدھے گھنٹے بعد تازہ دم فوج کے ساتھ وہ لڑ رہی ہے۔ اور تلوار چلا
رہی ہے۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم، اس کی ربوبیت کے نتیجہ
میں اور عقلوں کی راہنمائی کے نتیجہ میں اور تجربہ کے نتیجہ میں اور مشق کے نتیجہ میں ان کو
ایسا بنا دیا ہے کہ وہ صبح سے شام کر دیتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ مَیں نے پہلے
جب بتایا تھا تو یہیں آکے بات ختم کر دی تھی۔ لیکن یہ تو دِن کی بات تھی نا۔
وہ تھکتے نہیں۔ جس وقت آدھا گھنٹہ۔ گھنٹہ تلوار چلانے والی کسریٰ کی فوج
رات کو تھکی ماندہ گہری نیند میں پڑ جاتی ہے اس وقت سارا دن تلوار
چلانے والا مسلمان رات کو خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ میدانِ جنگ
میں وہ تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں۔

یہ ان طاقتوں کی نشو و نما کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہے اس کی اپنی
طاقتوں کے علاوہ۔ اور دوسرے جہان سے علاوہ بھی۔ یعنی جو کائنات
جو طاقتیں پیدا کرنے والی چیزیں ہیں ان کے علاوہ بھی کسی چیز کی ضرورت
ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا یہ جو دوسرا جلوہ ہے نا، یہ اس کی
ضرورت ہے کہ کوئی پتہ نہیں گرتا

اللہ تعالےٰ کے حُکم کے بغیر

کوئی آجکل گندم بیج رہا ہے ہمارا زمیندار۔ یہاں بھی بہت سے بیٹھے ہیں
سینکڑوں۔ کوئی دانہ گندم کا نہیں اُگتا جب تک اللہ تعالےٰ کی وحی اس کو نہ ہو
حُکم نہ اس تک پہنچے کہ اُگ۔ اور میرے بندوں کے لئے گندم پیدا کر۔ اس
کے بغیر مٹی بن جائے گا مٹی میں پڑے۔ اور انسان کی طاقتیں بھی خدا تعالےٰ
کی ہدایت کی محتاج ہیں۔ اور سب سے نمایاں چیز ہمارے سامنے آتی ہے عقل۔
بہت ساری چیزوں کا سامنے رکھ کے اس سے کوئی نتیجہ نکالنا۔ اس وقت بہت سے

لوگ ایسے پیدا ہوگئے اس زمانہ میں جو کہتے ہیں انسان کے لئے عقل کافی ہے۔ خدا کہتا ہے عقل نہیں کافی جب تک عقل کی اس عام ہدایت کے مطابق جو عقل کو دی گئی ہے عقل کو ہر موقع کے اُوپر جب اس کے استعمال کی ضرورت کسی فردِ واحد کو پڑی ایک نئی ہدایت، آسمان سے نہ ملے۔

آج دُنیا میں ہزارہا عقلمند ایسے ہیں جنہوں نے مادی دُنیا میں تحقیق کی۔ اور اپنی عقل کا اور

تحقیق کا سِکّہ جمایا

چوٹی کے دماغ ان کو کہا جاتا ہے۔ قومیں جن کی انہوں نے خدمت کی اُن کی پیشوائی کے لئے نکلتی ہیں۔ اور سینکڑوں سال ہوگئے ان کو مرے اور عزّت کے ساتھ ان کا نام لیا جا رہا ہے کہ جی اس نے بجلی ایجاد کی۔ جس نے ترقی کی اور ہر جگہ یہ پنکھے چل رہے ہیں۔ یہ روشنیاں ہو رہی ہیں۔ بڑا احسان کیا ہے اُس نے ہزاروں عقلمندوں میں سے کم ہیں جن کی عقل رُوحانیت کے میدان میں صحیح نتیجہ پہ پہنچی اور انہوں نے اپنے خدا کو پہچانا۔ اور جس کی حمد واجب آتی ہے ہر انسان پر اس کی انہوں نے حمد نہ کی۔ اور تکبّر سے انہوں نے کام لیا۔ اور خدا کا بندہ بننے کی بجائے شیطانی راہوں کو انہوں نے اختیار کیا۔ اور اعلان کر دیا کہ ہم دُنیا سے اللہ کے نام کو اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ عقلمند ہی ہیں نا وہ۔ تو عقل کے ہر استعمال پر آسمانی روشنی، آسمانی وحی، آسمانی حکم امر کی ضرورت ہے۔ یہ دوسرا قانون ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی (آیت ۵۱)

ہر چیز کو اس نے پیدا کیا۔ اس میں طاقتیں رکھیں۔ اس کو صلاحیتیں بخشیں اس کو استعدادیں عطا کیں۔ پھر ان کے استعمال کے لئے اس کو طریقہ سکھایا۔ اور سامان پیدا کئے ان کے لئے۔ یعنی دو چیزیں اس نے پیدا کیں۔ سامان پیدا کئے ان کی نشو و نما کے۔ مثلاً گندم کا دانہ ہے۔ وہی مثال لوں پھر۔ گندم کے دانے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک تو

عام قانون کے مطابق

اس میں طاقتیں رکھیں۔ ایک جہان سے اس نے اپنا سامان لینا تھا۔ نشو و نما کا SOIL (سائل) میں FERTILITY (فرٹیلیٹی) رکھی۔ یعنی وہ اجزاء رکھے جن سے گندم کا دانہ قوت حاصل کر کے بڑھ کے ایک سے سات سو تک بھی بن سکتے ہیں خدا تعالےٰ کے فرمان کے مطابق۔ ابھی تک انسان اس قابل نہیں ہوا۔ ناقص ہے اس کی عقل۔ لیکن بن سکتے ہیں۔ اور سامان پیدا کئے یعنی نشو و نما کی طاقتیں رکھیں۔ نشو و نما کے سامان پیدا کئے۔ پھر حکم ہوا کہ ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اجزاء کو حکم ہوا کہ ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ دوائی۔ بیمار ہے، حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے کہ ایک وقت میں ایک بیمار کو ایک دوا صحت نہیں دیتی۔ دوائی کا کوئی اثر نہیں۔ ڈاکٹر کی تشخیص بھی صحیح اس کا نسخہ بھی صحیح اس کے اجزاء بھی درست۔ اس کے بیچ میں ملاوٹ نہیں جاک کی۔ اور وہ کھا رہا ہے۔ اس کو آرام نہیں آرہا۔ اور دس پندرہ دن، بیس دن گذر گئے۔ پھر خدا تعالےٰ نے کسی بندے کی دُعا یا اس کی اپنی دُعا یا خدا تعالیٰ اگر اس کو آزمائش میں ڈال رہا تھا تو خدا نے فیصلہ کیا کہ اب میں اس کو آزمائش سے نکالتا ہوں، زبانِ حال کی دُعا اس کو ہم کہتے ہیں۔ اس کو اس نے سُنا۔ وہی بیمار، وہی بیماری وہی دوا کھائی اس نے اور اس کو آرام آگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پہلے

دو حکم نازل ہوئے

جب آرام نہیں آرہا تھا ایک دوا کو کہ اثر نہ کرو۔ ایک جسم کے اجزاء کو کہ قبول نہ کرو۔ اور جب خُدا نے فیصلہ کیا کہ اب اس کو شفا دینی ہے تو دو نئے حکم نازل ہوئے۔ دوا کو کہا اثر کر اور جسم کے کیمیاوی اجزاء کو کہا کہ اس دوا کے اثر کو قبول کر۔ یہ قانونِ قدرت کا حصّہ نہیں ہے۔ یہ امر کے اندر آتا ہے۔ یعنی ہر واقعہ یا ہر تبدیلی جو ہوتی ہے اس کائنات میں، وہ آسمان سے ایک حکم اُترتا ہے تب ہوتی ہے۔ بے شمار حکم ایک گھنٹے کے اندر اُتر رہے ہیں کائنات میں۔ اللہ تعالےٰ ہماری زبان سے تو نہیں بولتا کہ مختصر زبان میں یہاں بول رہا ہوں۔ کسی اور جگہ بات ہی نہیں کر سکتا۔ میرے لئے ممکن نہیں۔ خدا تعالےٰ کا تو کائنات کے ہر ذرّے پر کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کا امر جو ہے وہ نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی مرضی کے مطابق متصرّف بالارادہ ہے۔ ہر چیز میں تصرّف اپنے ارادہ سے جیسے چاہتا ہے اس کے مطابق وہ کرتا ہے۔

یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ

انسان! انسان کا یہ فرض تھا۔ انسان کی پیدائش کی یہ غرض اس کی زندگی کا یہ مقصد تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ سے محبّت اور پیار کا ایک زندہ تعلق پیدا کرے۔ اس کے لئے ایک تو وحی۔ قانونِ قدرت کے مطابق وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آتے رہے۔ انبیاء آئے جن پر شریعتیں نازل ہوئیں۔ ایسے نبی پیدا ہوئے جنہوں نے

یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ (المائدہ آیت ۴۵)

انہوں نے پہلی شریعت کے مطابق لوگوں کی ہدایت کے اور ان کی تربیت کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر

ایک کامل شریعت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور افراد اور نوعِ انسانی بحیثیت مجموعی خدا کے دربار میں داخل ہو۔ اس کے سامان پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ سورۂ انبیاء میں ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ (آیت ۴۶) جو میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ان راہوں کو اختیار نہ کرو جو اللہ سے دُور لے جانے والی ہیں تو اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ وحی نازل ہوتی ہے کہ میں تمہیں کہوں کہ تم ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ اور اس کے ساتھ وہ دوسرا پہلو بھی عربی کے محاورے، قرآن کریم کے محاورے کے لحاظ سے آجاتا ہے۔ اور میں ان راہوں کی نشاندہی کرتا ہوں جن پر چل کے تم خُدا کے قرب کو حاصل کر سکتے ہو۔ اور اس کے پیار کو پا سکتے ہو۔ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ (انبیاء آیت ۴۶) اور جب اُس شخص کو جس کے کان کو ابھی حکم باری نہیں ملا کہ وہ وحی کی آواز کو سُنے وہ نہیں سُنتا۔ جب وہ انذار ہو اس کو کہا بھی جائے۔ بتایا جائے۔ نشاندہی کی جائے عقل بھی ہے دُوسرے ہوش و حواس بھی ہیں۔ مگر

خدا تعالیٰ کا حکم نہیں نازل ہوا

تو یہ جو معنی میں کر رہا ہوں یہ اس آیت کے مطابق ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے میں نے مہر لگا دی ہے لیکن وہ اپنا مستقل ایک مضمون ہے۔ اپنے اپنے وقت پر بیان ہوتے رہتے ہیں۔ پھر سورۂ زُمر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ (آیت ۱۹) پہلے تو یہ تھا نا سُنتے نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ سُنتے ہیں پھر ان کو اللہ تعالےٰ یہ بھی ہدایت دیتا ہے اس فردِ واحد کو، آتا ہے کہ تو سُن اور سمجھ۔ پھر وہ پوری طرح سمجھتا ہے تو ہر تعلیم کے متعلق بنیادی حکم یہ ہے کہ عمل صالح کرو جو موقعہ اور محل کے مطابق ہو۔ بندے کو یہ اختیار دیا گیا ہے نا۔ اور اسی وجہ سے اس کو ثواب ملتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کونسا احسن طریق ہے اس حکم خداوندی پر عمل کرنے کا۔ اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔ تو اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ جو بات کو سُنتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت پھر جو سب سے بہتر عمل ہے، اس کے نتیجہ میں فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ اس کے مطابق وہ عمل کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ یہ عمل اس واسطے احسن کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دے رہا ہے۔ اپنے زور سے نہیں وہ کر سکتے۔ ان کے اوپر احسن عمل کرنے کے لئے آسمانی ہدایت نازل ہوتی ہے اس شخص پر

وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

اور حقیقی اور صحیح معنی میں یہی لوگ عقلمند اُولُوا الْاَلْبَابِ کہلا سکتے ہیں کیونکہ جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی اس غرض کو وہ پُورا کرنے والے ہیں۔

تو عقل تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی لیکن اس کے لئے دو ہدایتیں دو قسم کے دو پہلوؤں کی ہدایت نازل کی۔ ایک عام قانون جس طرح قانونِ قُدرت ہے اسی طرح قانونِ ہدایت بھی ہے۔ یہ جو شریعت ہے۔ یہ ہدایت کے لئے ساری تعلیم ہے نا۔ مگر کوئی شخص صرف قرآنِ کریم کو پڑھ یا سُن کے ہدایت نہیں پا سکتا۔ یعنی یہ کافی نہیں ہے انسانی عقل کے لئے کہ قرآن ہے کافی ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے امر کی انفرادی آسمانی حکم کی۔ ہماری عقل یہ جو وارد ہوتا ہے ہمیں بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا۔ اکثر پتہ نہیں لگتا کہنا چاہیئے لیکن بہر حال وہ خُدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اگر قرآن کریم کی ہدایت جو اس قدر کامل اور مکمل ہے اگر قرآن کریم کی ہدایت جو اس قدر حسن اپنے اندر رکھتی اور قوتِ احسان جس میں پائی جاتی ہے۔ اگر قرآن کریم کی ہدایت جس میں اس قدر جذب ہے۔ مقناطیس میں اتنا جذب نہیں جتنا اس کے اندر ہے۔ باہر جاتے ہیں قرآن کریم کی کوئی چھوٹی سی آیت پیش کر دیتا ہوں میں تو یوں کھنچتے ہیں اس کی طرف غیر مسلم یعنی اسلام کو نہیں مانتے لیکن اس وقت ان کے اوپر اثر ہوتا ہے اور وہ کھنچتے ہیں اس کی طرف۔

بڑا اثر رکھنے والی ہے

اگر یہ کافی ہوتی تو رؤسائے مکہ نے تیرہ سال تک جو مظالم ڈھائے محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے متبعین پر۔ یہ نظارہ تو دُنیا نہ دیکھتی۔ ہدایت ہے قرآن کریم جیسی ہدایت رُوحانی طور پر ایک ایسا نور کہ آنکھیں چندھیا جائیں۔ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ قرآن کریم کی ہدایت ہے رؤسائے مکہ وہاں رہ رہے ہیں۔ جن میں حضرت عمرؓ بھی ہیں۔ اور بڑے غصے میں ہیں بڑے دلیر ہیں۔ بڑے طاقتور ہیں بڑے رعب والے ہیں اور ان کے دل میں خیال آتا ہے قرآن کریم کی ہدایت ہوتے ہوئے عمر کی عقل نے یہ فیصلہ کیا۔ قرآن موجود تھا۔ جب عمر کی عقل نے یہ فیصلہ کیا (رضی اللہ عنہ) کہ جاتا ہوں محمد صلے اللہ علیہ وسلم، انہوں نے تو محمد ہی کہا ہوگا سوچا ہوگا۔ گردن اُڑا دیتا ہوں میں اپنی تلوار سے ختم ہو جائے گا یہ سارا قصہ۔ کیا شور مچایا ہوا ہے۔ بُتوں کو بُرا بھلا کہتا ہے اور ایک خدا کی منادی کر رہا ہے۔ یہ کیا فساد پیدا کیا ہے ہمارے معاشرہ کے اندر۔ ساری عمر کی عقل اس نتیجہ پہ پہنچی۔ قرآن موجود تھا وہاں اور نتیجہ یہ نکالا عقل نے کہ جا کے قتل کر دیتے ہیں۔ اسلام کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس عقلی فیصلے کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے۔ وہی عمرؓ۔ وہی ان کی طاقت، وہی ان کا جوش، وہی ان کا جذبہ، وہی ولولہ، وہی ہاتھ میں تلوار، اور اس کی دھار اتنی ہی تیز۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ابھی پہنچے نہیں تو

آسمان سے حکم نازل ہو گیا

کہ اسلام لاؤ۔ اور جب وہاں پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا۔ کہا، کدھر آئے ہو عمرؓ! بیعت کرنے آیا ہوں۔ عمرؓ کی طاقتیں۔ عمرؓ کی عقل جب گھر سے نکلے تھے وہ نہیں تھی جو اس وقت تھی جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوئے؟ وہی تھی۔ ہماری عقل اگر ہم غور کریں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہے کہ ہماری عقل بھی صحیح فیصلے اسی وقت کرتی ہے جب اللہ تعالےٰ کا انفرادی امر آسمان سے نازل ہو۔ ورنہ عقل اندھی ہے اگر نیّرِ الہام نہ ہو۔ عقل تو دھندلکوں میں دیکھنے والی ہے۔ اگر وحی کی روشنی اُسے میسّر نہ آئے۔

حضرت مسیح موعود نے فارسی میں اس مضمون کے کچھ شعر کہے ہیں۔ ان میں سے ایک دو میں نے آج کے لئے منتخب کئے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

ہوش دار اے بشر کہ عقلِ بشر
دارد اندر نظر ہزار خطر

اے انسان ہوش سے کام لے۔ کہ انسانی عقل کو نظر و فکر و استدلال میں ہزاروں خطرات پیش ہیں۔ عقل سوچتی تو ہے نا یہ اس کا کام ہے۔ لیکن خطرات ہیں اس کے سامنے بڑے۔

ہست بر عقل منّت الہام
کہ از و پختہ ہر تصوّرِ خام

عقل پر یہ وحی و الہام کا احسان ہے کہ اس کی وجہ سے عقلِ ناقص کی سوچ پختہ ہو گئی۔ اور اُس نے دھندلکوں سے نکال کر عقل کو

یقین کی روشنی میں

پہنچا دیا۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں اور بہت لُطف آتا ہے اس شعر میں جو بیان کیا ہے۔ جو استدلال کیا ہے جس طرح چھوٹی سی بات کہہ کے آپؑ نے بیان کر دیا۔ جس سے شروع میں مَیں نے بھی استدلال کیا تھا۔

گر خرد پاک از خطا بودے
ہر خرد مند با خُدا بودے

اگر عقل غلطی سے پاک ہوتی، اگر عقل ہمیشہ غلطی سے پاک ہوتی تو ہر صاحبِ عقل باخدا ہوتا۔ لیکن نظر تو یہ آ رہا ہے کہ جو عقلی میدانوں میں دُنیوی لحاظ سے آسمانی رفعتوں تک پہنچے وہ رُوحانی طور پر گندے زمین کے گندے حصّوں میں ہمیں لوٹتے نظر آئے۔ کیونکہ سب سے بڑا گند جو ہے اس زمین پر وہ شرک کا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا انکار کرنے میں ہے۔ تو ایک طرف وُہ کہ دُنیا میں خدا تعالیٰ نے ان کو ترقیات دیں۔ لیکن دُوسری طرف خدا تعالےٰ کا حکم نازل نہیں ہُوا۔ اس واسطے

ہر خرد مند با خُدا بودے

والا نظارہ نہیں نظر آیا۔

تو ہم احمدی، قرآنِ کریم کو پڑھنے والے اپنی عملی زندگیوں میں خُدا کے جلوے دیکھنے والے اس کے پیار کو حاصل کرنے والے اس مقام پر علی وجہ البصیرت کھڑے ہیں کہ ہر خیر اور بھلائی اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اور ذرا سی بھی دُوری سے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اور خیر کا کوئی پہلو اس میں سے نہیں ہمیں مل سکتا۔ اس واسطے اپنے پیدا کرنے والے خُدا سے ہمیشہ ہمیشہ وفا کا تعلق قائم رکھو مضبوطی سے۔ اس کے دامن کو جب پکڑا ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت تم سے وہ دامن چُھڑوا نہ سکے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(منقول از روزنامہ "الفضل" ربوہ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۰ء)

تقریبِ رخصتانہ

محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب حیدر آباد کی تیسری صاحبزادی عزیزہ ساجدہ نسرین سلمہا کا نکاح عزیز بشارت احمد سلمہٗ بی کام۔ ایل ایل بی ابن مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ نے پڑھا تھا۔ مورخہ ۳۰/۱/۸۱ کو محترم سیٹھ صاحب موصوف کی جانب سے بڑے سلیقے کے ساتھ اور اعلیٰ پیمانے پر دعائیہ تقریبِ رخصتانہ کو ترتیب دیا گیا۔ جو بعد نمازِ مغرب نیوٹی حیدری کلب بشیر باغ کی عالیشان عمارت کے کمپاؤنڈ میں محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ عمارت کو ہر طرح سے آراستہ کیا گیا تھا۔ برعایتِ پردہ خواتین سمیت شرکا کی کل تعداد قریباً دو ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ تقریب کا آغاز مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناظم کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی سے ہُوا۔ ازاں بعد خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے ایک برجستہ تقریر کی جسے ہر طبقہ خیال میں بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ آخر میں صدر محترم نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور حاضرین کی تواضع پُرتکلف ناشتہ اور مشروبات سے کی گئی۔

اس مبارک موقعہ پر محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب نے دو صد روپے اور مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب نے یکصد روپیہ مختلف مدات میں ادا فرمائے جزاہما اللہ احسن الجزاء۔ بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے خاص فضل سے جانبین کے لئے بہت بابرکت اور بشیر بثمراتِ حسنہ بنادے۔ آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بین الاقوامی اہمیت کے حامل ٹاٹا سٹیل سٹی جمشید پور میں

احمدیہ مسلم مشن کا قیام

از مکرم محمد عبد الباقی صاحب احمدی ایم اے ایل ایل بی جمشید پور (بہار)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل آپ کے الہام مبارک "وسّع مکانک" کے مطابق بین الاقوامی اہمیت کے حامل مشہور شہر جمشید پور (ٹاٹا سٹیل سٹی) بہار میں مورخہ ۱۶؍۸۰ کو احمدیہ مسلم مشن کا قیام عمل میں آیا۔ الحمد للہ۔ جمشید پور کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس شہر میں قریباً ہر طبقہ خیال کے لوگ موجود ہیں اور کوئی مذہب یا فرقہ ایسا نہیں ہے جس کا اپنے وجود کے ثبوت میں اپنا مندر، مسجد، گرجا یا مشن یہاں موجود نہ ہو مگر افسوس کہ یہاں پر ہماری ایک پرانی جماعت قائم ہوتے ہوئے بھی آج تک ہمارا اپنا مشن اور مسجد موجود نہیں تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک اشارے سے اس کمی کو پورا کرنے کے اسباب مہیا کئے۔ ثم الحمد للہ۔

خاکسار ایم اے باقی جب صاحبگنج ضلع سنتھال پرگنہ سے تبادلہ ہو کر مورخہ ۲۱؍ کو بحیثیت جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول یہاں آیا تو جماعت کے احباب جماعت سے مل کر دلی خوشی ہوئی وہاں اس امر پر افسوس بھی ہوا کہ ... افراد پر مشتمل ایک پرانی جماعت کی موجودگی کے باوجود یہاں احمدیہ مسجد اور احمدیہ مسلم مشن موجود نہیں ہے اس صورت حال کو دیکھ کر خاکسار نے احمدی بھائیوں کو پُر زور تحریک شروع کی لیکن بظاہر حالات کوئی راستہ نکلتا دکھائی نہیں دے رہا تھا ... اتنا بڑا اور اہم کام ہو سکے اس دوران خاکسار اپنے احمدی بھائیوں کے ساتھ کبھی کسی کے گھر اور کبھی کسی کے گھر جا کر جمعہ کی نماز ادا کرتا اور دعائیں کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو توفیق دے کہ وہ احمدیہ مسلم مشن و مسجد بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ آمین۔

قریباً پونے دو سال ... بعد خاکسار نے مکرم سید حمید الدین احمد صاحب ... کو پُر زور تحریک کی کہ انہوں نے ... جو ... کٹھہ زمین احمدیہ مسجد کے لئے ... دینے کا وعدہ کیا تھا اُسے پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے خاکسار کی تحریک پر رضامندی کا اظہار کیا اور پھر خاکسار نے اس سے متعلق مرکز قادیان دارالامان سے خط و کتابت شروع کر دی اس دوران بعض رکاوٹیں بھی پیدا ہوئیں لیکن آخرکار ہمارے پیارے ناظر اعلیٰ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور مشفقانہ راہنمائی کے نتیجہ میں وہ رکاوٹیں بھی دُور ہو گئیں اب صرف ایک دشواری نظر آرہی تھی اور وہ یہ کہ مکرم سید حمید الدین صاحب کی دی ہوئی زمین احمدی دوستوں کے گھروں سے کافی دوری پر واقع تھی جسے آباد اور محفوظ رکھنا کار دارد تھا اس لئے خاکسار نے مکرم سید حمید الدین صاحب اور دیگر تمام احباب جماعت کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ اس زمین کو فروخت کر کے احمدیوں کے گھروں کے نزدیک کوئی زمین اور مکان خرید لیا جائے یہ تجویز سبھی احمدی دوستوں کو پسند آئی لیکن اس کے لئے ایک موٹی رقم کی ضرورت تھی کیونکہ جو زمین ہم لوگوں کو ملی تھی اس کی قیمت اندازاً دس ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکتی تھی ایسی حالت میں یہ معاملہ پھر وہیں پر رُک گیا۔ آخرکار خاکسار نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سامنے تمام باتوں کو پیش کرتے ہوئے مبلغ ۲۰۰۰۰ روپے بطور قرض دیئے جانے کی درخواست کی جس پر انجمن نے ازراہ مہربانی اس نیک اور مبارک کام کے لئے اس قدر رقم جماعت احمدیہ جمشید پور کو بطور قرض حسنہ دیئے جانے کا فیصلہ فرمایا جزاہ اللہ خیراً۔

لیکن ضرور تھا کہ "تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے" یہاں کے مسلمانوں نے یہ خبر پاتے ہی مخالفت کا طوفان برپا کر دیا اور جو زمین اور مکان ہم احمدیہ مسلم مشن کے لئے لینا چاہتے تھے ... روز بروز اس کی قیمت بڑھانے لگے اور اعلان کیا کہ ... یہ مکان و زمین قادیانیوں کو نہیں لینے دیا جائے گا مجھے ربوہ کے ایک احمدی بزرگ مکرم جناب اختر صاحب کی طرف سے ۱۹۷۰ء میں موصولہ ایک خط میں لکھا ہوا یہ شعر یاد آیا کہ ؎

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

علاوہ ازیں خاکسار کو چونکہ ۱۹۷۰ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ احمدی ہونے پر اور پھر ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۶ء تک جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور کی صدارت کے دوران غیر احمدیوں کی مخالفت برداشت کرنے اور پھر اسی دوران جماعت احمدیہ برہ پورہ کی مسجد کی توسیع کا کام کرانے کا تجربہ حاصل تھا اس لئے خاکسار خوب دعائیں کرتا رہا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے امام مہدی علیہ السلام سے اپنے کئے ہوئے وعدہ کہ "تو اور تیرے ماننے والے تیرے منکرین پر ہمیشہ غالب رہیں گے" اور حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد کہ "احمدیوں کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" کے عین مطابق ہمیں کامیاب کیا اور ۱۶؍۸۰ کو اس زمین اور مکان کا جو قریب ۶۵۰۰۰ مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ایریا آزاد نگر روڈ نمبر ۱ مانگو جمشید پور میں واقع ہے کار جسٹرڈ قبالہ مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے میں ہو گیا اور اس طرح مخالفوں کو اپنے منہ کی کھانی پڑی الحمد للہ ثم الحمد للہ اس کے بعد جملہ امور کے پورا ہونے پر خاکسار نے مکان و زمین جو دو کمروں اور دو برآمدوں پر مشتمل ہے اور باقی حصہ خالی ہے کی سفیدی اور صفائی کروائی اور مورخہ ۸؍۸۰ کو ماہ رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کی نماز پڑھا کر اس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اسی موقعہ پر دار التبلیغ کی چند فوری ضروریات سے متعلق خطبہ میں پُر زور تحریک کی گئی جس پر لبیک کہتے ہوئے مکرم سید نامر احمد صاحب نے فوراً ایک لوہے کا پھاٹک دینے کی پیشکش کی جسے بعد میں پورا بھی کر دیا جزاہ اللہ خیراً اس کے بعد سے جماعت احمدیہ جمشید پور اس میں جمعہ کی نماز ادا کرنے لگی لیکن اس دوران مخالفوں نے بھی شر انگیزی شروع کر دی اور خاکسار اور احمدیہ مسلم مشن کے خلاف ایک درخواست لکھ کر اور اس پر بعض غیر مسلم دوستوں کے بھی دستخط کرا کے مورخہ ۹؍۸۰ کو تمام متعلقہ مقامی افسران کو دی اور اس طرح مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی معجزانہ طور پر ہماری مدد فرمائی اور تمام پیچیدہ مرحلوں کو ہمیشہ کے لئے حل کر دیا جو تمام احباب کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہوا فالحمد للہ علیٰ احسان ذالک۔

بعدہٗ خاکسار نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کردہ قرضہ حسنہ کی ادائیگی کے لئے احباب جماعت میں چندہ کی تحریک شروع کی جس کے نتیجہ میں تمام احمدی دوستوں نے اپنی مالی استعداد سے بڑھ کر وعدہ جات پیش کئے اور ایک چھوٹی سی جماعت نے مذکورہ بالا ۵ کٹھہ زمین کے علاوہ مبلغ ۲۱۸۰۰ روپے کی ذمہ داری قبول کر لی فجزاھم اللہ خیراً پھر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے خاکسار کی درخواست پر جمشید پور شہر کی اہمیت کے پیش نظر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیا کو بھاگلپور سے جمشید پور میں تبادلہ کرنے کا حکم صادر فرمایا جس کے مطابق موصوف نے ۹؍۸۰ کو جمشید پور پہنچ کر احمدیہ مسلم مشن کا کام باضابطہ طور پر شروع کر دیا۔ چونکہ جمشید پور میں پچھلے سال فرقہ وارانہ فسادات کا اثر ابھی موجود ہے اس لئے یہاں کے حالات کے پیش نظر مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغام صلح" کے چند اقتباسات پر مشتمل ایک پمفلٹ ۲۰۰۰ کی تعداد میں شائع کر کے مکرم تاج علی صاحب کے تعاون سے شہر کے بیچ ساکچی بازار میں تقسیم کیا اور اس کے بعد سے جماعت کا دوسرا لٹریچر اور خاکسار کا شائع کردہ کتابچہ "ختم نبوت کا حقیقی مفہوم" تقسیم کرنے اور مختلف پیرائے میں تبلیغ کرنے کی مہم جاری کی۔

اس ضمن میں یہ بھی ذکر کرنا لازمی ہے کہ احمدیہ مسلم مشن جمشید پور میں پہلے بجلی کی لائین نہیں تھی اور غسلخانہ و بیت الخلاء بھی ہمارے استعمال کے لائق نہیں تھا جسے موسیٰ بنی مائنز کے خدام نے اپنے خرچ پر یہاں آکر بہت حد تک مکمل کرنے کا کام کیا چنانچہ سب سے پہلے مورخہ ۲۰؍۱۲؍۸۰ کو موسیٰ بنی مائنز کے تین خدام مکرم شیخ اسمٰعیل صاحب اور مکرم سرفراز خان صاحب نے مکرم شیخ بدم صاحب کی سرکردگی میں یہاں آکر تینوں دنوں میں بجلی کی وائرنگ کا کام مکمل کیا اور پھر ۲؍۱؍۸۱ کو وہاں کے آٹھ خدام مکرم شیخ اسمٰعیل صاحب مکرم شیخ داروغہ صاحب۔ مکرم شیخ اعظم صاحب مکرم شیخ فاروق احمد صاحب۔ مکرم شاب خان صاحب۔ مکرم اشرف خان صاحب۔ مکرم مسعود خان صاحب اور مکرم سرفراز صاحب نے اپنے خرچ پر جمشید پور آکر غسلخانہ، بیت الخلاء اور چہار دیواری کے کاموں کو بہت حد تک پورا کیا اس کے بعد مورخہ ۱۱؍۱؍۸۱ اور مورخہ ۱۲؍۱؍۸۱

(باقی صفحہ ۸ پر)

اُذکروا موتاکم بالخیر

میرے خسر محترم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی بھدرواہی مرحوم

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم پونچھ

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

زندگی کے ساتھ موت کا رشتہ اتنا اٹوٹ اور گہرا ہے کہ کوئی بھی ذی روح اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا ہر روز ہماری نظروں کے سامنے کتنے ہی انسان زندگی کی کشمکش اور ہنگاموں سے آزاد ہو کر موت کی وادیوں میں گم ہو جاتے ہیں ان کی جدائی کا احساس وقتی طور پر انتہائی بوجھل اور ناقابل برداشت بھی ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ کچھ ہی مدت کے بعد انسانی ذہن اس صدمہ کو اس طور سے بھلا دیتا ہے گویا کچھ ہوا ہی نہیں تھا تاہم بعض وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں اور کارناموں کی وجہ سے کبھی بھلائے نہیں جا سکتے خاکسار کے خسر محترم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پونچھ اور پراونشل سیکرٹری امور عامہ (صوبہ جموں) ایسے ہی لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی نمایاں خدمات کے ذریعہ ہر انسان کے دل میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا جس کی وجہ سے آپ کی وفات پر ہر طبقہ خیال کے لوگوں نے اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار پُرنم آنکھوں سے کیا۔

مرحوم فانی صاحب بھدرواہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے آپ ہی کی شبانہ روز مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں ایک بڑی اور فعال جماعت قائم ہے گزشتہ دنوں جب خاکسار بھدرواہ گیا تو آپ نے مجھے وہ بڑا پتھر دکھایا جس پر تین ابتدائی احمدی وقتاً فوقتاً جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھا کرتے تھے

مرحوم ۱۹۵۲ء میں بطور ناظر ڈی سی پونچھ کٹھوعہ سے تبدیل ہو کر آئے تھے ان دنوں پونچھ کی جماعتوں کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا آپ نے اپنے طور پر تمام احمدیوں سے رابطہ پیدا کر کے انہیں منظم کیا ۱۹۴۷ء کے بعد پونچھ کی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس پر اوقاف کا قبضہ تھا۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے انتھک محنت جرأت اور اپنے اثر و رسوخ کو بروئے کار لا کر آپ نے ۱۹۶۰ء میں دوبارہ قبضہ حاصل کر لیا جبکہ اس سے قبل ہمیں اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت بھی نہ دی گئی تھی اس طرح سے پونچھ میں دوبارہ مشن کے قیام کا سہرا آپ کے سر ہے جو ایک ناقابل فراموش کارنامہ ہے وادی پونچھ میں مرحوم نے اٹھارہ سال رہ کر ہر رنگ میں جماعت احمدیہ کی قابل تحسین خدمت کی آپ ایک عالم، بہترین مناظر اور بیباک مبلغ تھے ....

آپ کی روز و شب کی محنت و تبلیغ کے نتیجہ میں بہت سے احباب نے قبولِ احمدیت کا شرف حاصل کیا جو آپ کی بہترین روحانی یادگار ہے۔ سینکڑوں روپے سالانہ خرچ کر کے مبلغین کرام کو ہر سال بلاتے اور تبلیغ کا ماحول استوار کرتے اس کے ساتھ ہی جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کر کے پونچھ کے عوام کے درمیان باہم میل ملاپ کی اچھی بنیاد رکھی۔

مرحوم نے شیعوں کے ایک مولوی خادم حسین صاحب کی کتاب "عرفان حق" کے جواب میں "مرآۃ الحق بجواب عرفان الحق" کے نام سے ایک کتاب اپنے خرچ پر شائع کی جس میں احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جواب نہایت مدلل اور برجستہ دیئے گئے تھے یہ کتاب جو ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اجازت سے آپ نے شائع فرمائی جو آپ کی علمیت اور قلمی شاہکار کا بہترین نمونہ ہے اس کے علاوہ آپ نے بے شمار مضامین اخبار بدر میں رقم کئے جو احباب کے لئے ازدیادِ علم کا باعث بنتے رہے آپ بہترین مقرر، مضمون نویس، ادیب و شاعر تھے ابتداء میں آپ نے محکمہ جنگلات میں بطور اکاؤنٹنٹ ملازمت اختیار کی اور پونچھ میں تعینات ہوئے کچھ عرصہ کے بعد بھدرواہ علاقہ بھلیس میں بطور ٹیچر کام کیا لیکن پھر یہاں سے بھی استعفیٰ دے دیا تیسری مرتبہ آپ نے Revenue Department میں ملازمت اختیار کی ناظر ڈی۔سی اور نائب تحصیلدار تک ترقی کر کے پہنچے لیکن شدید مخالفت کے باعث آپ کو degrade کر دیا گیا اور پھر آخر میں مخالفت احمدیت کی ہی وجہ سے قبل از وقت ناظر ڈی۔سی کے عہدہ سے ریٹائر کر دیا گیا۔

مرحوم بڑے خوش مزاج مرنجان مرنج طبیعت رکھنے والے تھے آپ کا حلقہ احباب نہایت وسیع تھا وسیع مطالعہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ ہر مکتب فکر کا انسان آپ سے مل کر خوش ہوتا تھا۔ انداز گفتگو دل کو موہ لینے والا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق اور احمدیت کی غیرت آپ کے جسم میں سرایت کر گئی تھی مرحوم نماز پنجگانہ کے پابند، تہجد گذار تھے آپ نے اپنی اولاد کی تربیت دینی و دنیوی لحاظ سے بہت اچھی کی ہر سالی جلسہ سالانہ پر خود بھی اور اپنے بچوں کو ساتھ لاتے۔ آپ نے دو شادیاں کی تھیں جن میں سے ایک درجن اولاد ہوئی جن میں سے پانچ لڑکیوں اور سات لڑکوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور سب خدا کے فضل سے باروزگار ہیں تین بچے زیر تعلیم ہیں آپ کی دوسری بیوی محترمہ جناب بیگم صاحبہ جو راقم الحروف کی حقیقی خوشدامنہ تھیں ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئیں ان کی وفات کے ۹۰ دن کے بعد محترم خسر صاحب مرحوم بھی رحلت فرما گئے اور اپنے پیچھے ایک درجن اولاد اور ایک درجن کے قریب پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑ گئے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

مرحوم ۱ مورخہ ۲۴ر دسمبر کو جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام پر خاکسار کے ساتھ پونچھ اپنی دو بچیوں کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے پندرہ دن نہایت صحتمند اور خوشگوار ماحول میں گذرے ۸ر۱ر۸۱ کو آپ کو اچانک دل کا دورہ پڑا بروقت ڈاکٹروں کی مدد سے آپ کچھ رو بصحت ہو گئے لیکن پھر ساتھ ہی ۱۴ر۱ر۸۱ کو دوسرا دورہ ہوا جس پر جانبر نہ ہو سکے اور اس طرح آپ نے اپنے وطن سے پانچ سو میل دور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی میت کو بذریعہ AMBULENCE پونچھ سے بھدرواہ پہنچایا گیا جہاں آپ کے بیٹے اور دیگر عزیز و اقارب موجود تھے اور مورخہ ۱۵ر۱ر۸۱ کو بروز جمعرات ساڑھے گیارہ بجے خاندانی قبرستان میں اہلیہ مرحومہ کی قبر کے پاس سپرد خاک کر دیا گیا مرحوم کی میت کو پونچھ سے بھدرواہ لانے میں جناب عبدالحمید صاحب بخاری ایس۔ ایچ۔ او اور محترم جناب بھجیال صاحب سپرنٹنڈنٹ پونچھ اور جناب شیخ غلام محمد صاحب بھدرواہی پروانشل فوڈ اینڈ سپلائی کیبنٹ منسٹر جموں کشمیر نے مخلصانہ تعاون کا ثبوت دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء آخر میں تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے آمین ثم آمین۔

جمشید پور میں احمدیہ مسلم مشن کا قیام - بقیہ صفحہ

کو وہاں سے مزید آٹھ خدام نے مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم کے ساتھ آ کر تمام بقیہ کاموں کی تکمیل کی مورخہ ۲۰ر۲ر۸۱ اور ۲۱ر۲ر۸۱ کو آنے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام تمام احباب جماعت نے مل کر کیا جبکہ مورخہ ۱۱ر۱ر۸۱ اور ۱۲ر۱ر۸۱ کو آنے والے خدام کے کھانے کے اخراجات خاکسار نے برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ر۱۲ر۸۰ کو احمدیہ مسلم مشن جمشید پور میں بجلی کی لائن بھی مل گئی۔ جس پر ایک ۶×۳ سائز کا خوبصورت حروف میں لکھا ہوا "احمدیہ مسلم مشن" کے نام کا بورڈ مع کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لگا ہوا ہے۔

آخر میں خاکسار اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے اور اس احمدیہ مسلم مشن کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب کرے نیز ہم تمام احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقعہ عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں کا وارث بنائے دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۵۶ میں مسماۃ اطہرہ بیگم زوجہ حنیف خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ بھی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

سونا دو تولہ یعنی چوکڑی دس آنہ ہار ۱ تولہ کان کا پھول دس آنہ قیمت اندازاً ۱۲۰۰ روپیہ اور چاندی کا زیور ۴۰ تولہ ہے یعنی پاؤں کا مگر ۱۵ تولہ کمر پیٹی قیمت ۲۸۰/- ہے۔

میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں مہر پانچصد روپے ہے جو میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے اس کے بدلہ میں میں نے ایک تولہ سونے کا زیور بنا لیا ہے جس کی قیمت اس وقت ۶۰۰/- روپے ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت میری جائیداد کوئی ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
آدم خان نرگاؤں تلسی پور کٹک	اطہرہ بیگم	شیخ عبدالحلیم مبلغ
اڑیسہ ۷۸-۳-۱۳		۷۸-۳-۱۳

وصیت نمبر ۱۴۳۰۱ میں قدسیہ سلطانہ زوجہ مکرم مزمل احمد خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن برکارو ڈاکخانہ برکارو اسٹیل سٹی ضلع دھنباد صوبہ بہار

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

ہار۔ دو انگوٹھی۔ دو چوڑیاں۔ کان کا پھول ایک مانگ ٹیکہ ایک ہیرے کا ناک کا پھول جس کا وزن چھ تولہ ہے اس وقت بازاری قیمت کل زیور کی دس ہزار روپے ۱۰۰۰۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ۵۵۲۵ روپیہ بذمہ خاوند ہے میں زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مزمل احمد خان	قدسیہ سلطانہ	مطیع الرحمٰن
۷۹-۸-۲۰	اہلیہ مزمل احمد خان ۶/۹/۷۹	برکارو ۶/۹/۷۹

وصیت نمبر ۱۴۳۳۱ میں پی۔ ایم امداد الرحمٰن زوجہ کے حبیب الرحمٰن بی۔ ایس۔ سی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں میرے پاس منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل زیورات ہیں۔ چوڑیاں ۴۸ گرام کان کی بالیاں ۶ گرام انگوٹھی ۲ گرام کل ۵۶ گرام سونے کے زیورات ہیں ان کی قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے اس رقم سے میں نے زیورات بنا لئے ہیں جو مذکورہ زیورات میں شمار ہیں

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد بناؤں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو بھی متروکہ ہوگا اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاسکے

ربّنا تقبّل منّا ....

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حبیب الرحمٰن خاوند موصیہ	پی۔ ایم امداد الرحمٰن	عبداللطیف ملکانہ
		۹/۶/۸۰ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۴۳۲ میں ایم۔ اے عالی ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن آراپورم ڈاکخانہ ویلیال پرنگا ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔ ایک ایکڑ ۴۳ سینٹ زمین ہے جس کی مالیت ۱۶۳۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ دو بیل گائے وغیرہ جس کی مالیت ۱۲۵۲/- روپے ہے۔ دونوں ملا کر ۱۷۵۵۲ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مذکورہ زمین سے مجھے ماہوار ۹۶/- روپے آمدنی ہے اس کے علاوہ مجھے ماہوار ۱۰۴ روپے پنشن ملتی ہے یہ اس کل آمد مبلغ ۲۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ میں اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر عاجز کسی جائیداد کی اطلاع اپنی زندگی میں دے نہیں سکا تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	الموصی	گواہ شد
ایم عبدالسلام مبلغ	ایم اے عالی	ابراہیم سیکرٹری مال
		جماعت احمدیہ آراپورم

وصیت نمبر ۱۴۴۴۱ میں ٹی کے محمود ولد ٹی کے بیران کٹی قوم مسلم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں طالب علم ہوں انجینئرنگ کالج میں ایم ایس سی میں پڑھتا ہوں مجھے کالج کی طرف سے ماہوار ۲۵۰/- روپیہ بطور وظیفہ ملا کرتا ہے اور کوئی آمدنی نہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

گواہ شد	الموصی	گواہ شد
محمد ابوالوفاء	ٹی کے محمود	ٹی کے محمد
مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرالہ		پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرولائی

وصیت نمبر ۱۴۴۶۷ میں منور احمد چیمہ ولد مکرم منظور احمد صاحب چیمہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۱/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے البتہ اگر میں اپنی زندگی میں کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں تو انشاء اللہ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کروں گا میری وصیت کے مطابق ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔

میرا گزارہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ماہوار ۲۳۵ روپیہ پر ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو کہ میں ہر ماہ حصہ آمد کی صورت میں ۱/۱۰ حصہ اپنی تنخواہ سے ادا کرتا رہوں گا۔ آمد میں اضافہ کی صورت میں بھی میری وصیت

اس پر حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ وصیت یکم نومبر ۸۰ء سے لاگو کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جلال الدین نیر نائب محاسب قادیان	منور احمد چیمہ	منظور احمد چیمہ

وصیت نمبر ۱۴۴۷۱: میں آصفہ ریحانہ زوجہ چوہدری مظفر اقبال چیمہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد گھڑی قیمت ۳۵۰ روپے (تین صد پچاس روپے) طلائی بالیاں وزنی ۵ گرام قیمت -/۲۸۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ کارکن	آصفہ ریحانہ	مظفر اقبال چیمہ
دفتر بہشتی مقبرہ ۸/۱/۸۱	۸-۱-۸۱	

وصیت نمبر ۱۴۴۷۱: میں سلیمہ بیگم زوجہ محمد حمید کوثر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰ روپے (چار ہزار روپے) ہے۔ میرے پاس زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) گلے کا ایک ہار سونے کا وزن دو تولے

(۲) کڑے ہاتھ کے طلائی دو تولہ (۳) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد ایک تولہ

(۴) کانٹے بالیاں طلائی ایک تولہ ان زیورات کی مالیت قریباً -/۹۰۰۰ روپے (نو ہزار روپے) ہے میں کل رقم حق مہر و زیورات کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر ۱۰/۱/۸۱	سلیمہ بیگم	ملک صلاح الدین درویش انچارج وقف جدید قادیان ۱۰/۱/۸۱

وصیت نمبر ۱۴۴۷۲: میں صدیقہ قیصرہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کانوں کی بالیاں طلائی ۴ ماشہ

(۲) انگوٹھی طلائی ۵ ماشہ

(۳) زنجیر مع لاکٹ طلائی ۲ تولہ

کل وزن ۲ تولہ ۹ ماشہ ہوا جس کی موجودہ اندازاً قیمت -/۴۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ چاندی کی پازیب ۴ تولہ ہے جس کی قیمت -/۱۲۵ روپے ہے ایک عدد پرانی گھڑی جس کی قیمت -/۵۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر میں زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی میں منقولہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ کارکن	صدیقہ قیصرہ	بشیر احمد ناصر
دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ۲۷/۱/۸۱	۲۷-۱-۸۱	۲۷-۱-۸۱

وصیت نمبر ۱۴۴۷۳: میں عقیلہ عفت بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کانوں کی بالیاں طلائی ۴ ماشہ

۲۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ

۳۔ زنجیر گلے کی طلائی ۱½ تولہ

کل وزن ۲ تولہ ۲ ماشہ ہوا جس کی موجودہ قیمت -/۳۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ چاندی کی پازیب ۴ تولہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ کارکن	عقیلہ عفت	بشیر احمد ناصر
دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ۲۷/۱/۸۱	۲۷-۱-۸۱	۲۷-۱-۸۱

ضروری تصحیح اور درخواست دعا

"بدر" مجریہ ۲۹/۱ صفحہ ۵ کالم ۲ پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے اعزاز میں جماعت احمدیہ بمبئی کی جانب سے دیئے گئے ریفریشمنٹ کے ذکر میں خصوصی تعاون دینے والے غیر از جماعت احباب کے ناموں کے ساتھ محض غلط فہمی کی بنا پر "بوہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے" الفاظ لکھے گئے ہیں جبکہ ان احباب میں سے مکرم سیٹھ لطیف صاحب اور مکرم سیٹھ عبدالقادر صاحب سنی ہیں اور قوم میمن سے تعلق رکھتے ہیں۔ صرف مکرم بابو صاحب بوہرہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں خاکسار اس فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے قارئین اس تفصیل کے مطابق درستی کرلیں۔

اس موقع پر احباب جماعت احمدیہ بمبئی کی طرح مکرم غلام محمود صاحب رائچوری اور مکرم محمد یوسف صاحب آفریدی نے عملی طور پر خصوصی تعاون دینے کے علاوہ اپنے گرانقدر عطیات سے بھی نوازا ہے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے اپنے ان ہر دو معاونین خصوصی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے اجر جزیل عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔ خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ انچارج بمبئی

ولادتیں

(۱) مکرم منور احمد صاحب کارکن نظارت بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸ اور ۹ فروری کی درمیانی شب کو پہلی بچی عطا کی ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "فرحانہ" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش کی پوتی اور مکرم رضوان الدین صاحب مقیم کلکتہ کی نواسی ہے مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً قارئین بدر سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) مورخہ ۲/۲/۸۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش کا پوتا اور مکرم میر عبدالغنی صاحب ساکن بھدرواہ کا نواسہ ہے اس خوشی میں مکرم شریف صاحب نے مختلف مدات میں مبلغ -/۱۵ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح و خادم دین اور عمر دراز کرے آمین (ایڈیٹر بدر)

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے عظیم روحانی پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے - (۲) ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں - (۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے - (۴) ہر روز ۳۳، ۳۳ بار ان دعاؤں کا ورد کیا جائے - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط - اور - سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ط (۵) کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط - اور - اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ -

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے - اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے - اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں ؛

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت ہائے احمدیہ شاہجہانپور اور بینگاڈی اور لجنات اماء اللہ ساگر - حیدرآباد - بھاگلپور - جمشید پور اور بنگلور کی جانب سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کارگزاریوں پر مشتمل رپورٹیں چونکہ کافی تاخیر سے ملی ہیں اس لئے ادارہ ان کی تفصیلی اشاعت سے معذرت خواہ ہے - اور بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم ان تمام جماعتوں اور تنظیموں کی مخلصانہ مساعی کو بہپایۂ قبولیت جگہ عطا فرمائے - آمین -

(ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52525 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹ / ۲ م نکھیا بازار - کانپور (یو - پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

درخواست ہائے دعا

۞ — خاکسار کے بھتیجے عزیزم انوار الحسن گزشتہ اکتوبر میں دل کا شدید دورہ پڑنے کے بعد سے دل کو خون پہنچانے والی دو نالیوں کی بندش کی وجہ سے فریش ہیں - ڈاکٹروں نے علاج اور دیگر تدابیر سے افاقہ نہ ہونے کی صورت میں آپریشن تجویز کیا ہے - بزرگان و احباب جماعت سے عزیز کی بنا آپریشن کامل صحت و شفایابی نیز اپنے بیٹے عزیزم عزیز احمد اور پوتے عزیزم منصور احمد کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور علی الترتیب امتحان بی کام سیکنڈ ایئر و امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں -

خاکسار : محمد عبد اللہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان -

۞ — مکرم محمد یوسف علی صاحب احمدی وڈمان (آندھرا) عرصہ قریباً دس سال سے بیمار ہیں - علاج پر بے دریغ روپیہ خرچ ہو رہا ہے - مگر تا حال افاقہ کی صورت دکھائی نہیں دے رہی - موصوف مبلغ دس روپے صدقہ کی مد میں بھجواتے ہوئے اپنی معجزانہ اور کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں -

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

۞ — مکرم ابو البرکات صاحب مقیم امریکہ اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے اور نیک مقاصد میں حصولِ کامیابی کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں -

خاکسار : قریشی سعید احمد درویش قادیان -

۞ — عزیزم محمد احمد صاحب نعل Chicken Pox کے عارضہ میں مبتلا ہیں - عزیز موصوف مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی کامل شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں -

خاکسار : حاتم خان احمدی - بھدرک (اڑیسہ)

۞ — مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب مشتاق بغل میں پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے فریش ہیں - موصوف مبلغ پچاس روپے بطور صدقہ ادا کرتے ہوئے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں - خود خاکسار بھی اپنی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ سلمہا کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہے - خاکسار محمد عبد اللہ میر سیکرٹری مال شوپیاں (کشمیر)

۞ — خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب ساکن امروہہ کے ہاں گزشتہ دنوں لڑکا تولد ہوا تھا جو چند گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گیا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - بھاوجہ کی حالت زچگی کے بعد سے بدستور تشویشناک ہے - تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کا ملتجی ہوں -

خاکسار : محبوب احمد امروہوی قادیان -

۞ — خاکسار ان دنوں پٹنہ یونیورسٹی سے پی - ایچ - ڈی کر رہا ہے - چند ماہ تک تھیسس جمع کرانے کی کوشش کر رہا ہوں - بزرگان و احباب کرام سے اس مقصد میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں -

خاکسار : منصور احمد - ایم - ایس سی - گلزار باغ - پٹنہ -

۞ — مکرم عبد الحی صاحب فانی ساکن ڈوڈہ (کشمیر) اپنی اور اپنے برادران و ہمشیرگان کی صحت و سلامتی، پریشانیوں کے ازالہ اور نیک مقاصد میں حصولِ کامیابی کے لئے قارئینِ بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں - (ایڈیٹر بدر)

۞ — خاکسار کے پھوپھا مکرم غلام محی الدین صاحب آف گلبرگہ شدید بیمار اور حیدرآباد میں زیرِ علاج ہیں - احباب جماعت سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے -

خاکسار : محمد انعام غوری قادیان -

۞ — خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں - ان کی کامل صحت و شفایابی نیز محترم والد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں -

خاکسار : عبد الشکور خان متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۞ — خاکسار کی والدہ محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں - ان کی کامل صحت یابی نیز برادرم عزیزم محمود احمد پرویز کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے -

خاکسار : رفیق احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان -

۞ — خاکسار اہلیہ صاحبہ دل کے والو کے آپریشن کے بعد بحمد اللہ ٹھیک ہیں تاہم وقتاً فوقتاً ٹانکوں کے مقام پر چبھن اور ٹیس ہوتی رہتی ہے - ان کی کامل صحت و سلامتی نیز تمام بچوں کی صحت و سلامتی اور علمی - دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے - اسی طرح خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی شفایابی اور خاکسار کے برادر نسبتی عزیز سید شوکت علی کے کاروبار میں برکت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے - خاکسار : محمد کریم الدین شاہد قادیان ؛

دینی نصاب برائے مبلغین و معلمین

جملہ مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے امتحان دینی نصاب سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کے لئے مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(۱) تحفۃ الندوۃ : تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

(۲) دعوۃ الامیر : تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۹ر اگست ۱۹۸۱ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

امتحان دہندگان کے لئے کتاب کی رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ (علاوہ ڈاک خرچ) فی نسخہ رکھی ہے۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ اخبار بدر کی مستقل خریدار بنیں

ہفت روزہ "بدر" قادیان آپ کا واحد مرکزی ترجمان ہے جس میں آپ کے لئے ● حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین روح پرور خطبات ● جماعت کے اہل قلم حضرات کی بیش قیمت علمی و تحقیقی نگارشات ● اور بین الاقوامی سطح پر جماعت کی کامیاب تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور دیگر مساعی پر مشتمل خوش کن کارگزاریوں کے علاوہ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت سا مفید اور کارآمد مواد موجود ہوتا ہے۔ مثلاً:

★ - "بدر" کے ذریعہ آپ مرکزی تنظیم کی اہم تحریکات اور ہدایات سے متعلق بروقت راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

★ - آپ کی مخلصانہ مساعی کی کارگزاریاں "بدر" میں شائع ہو کر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی ہیں بلکہ

★ - الدال علی الخیر کفاعلہ کے ارشاد کے مطابق یہ رپورٹیں دیگر مجالس کو بھی بیدار کرنے کا موجب بن کر نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔

لہٰذا بہ ضرورت آپ کا جماعتی فرض ہے کہ:-

(الف) آپ کی مجلس "بدر" کے کم از کم ایک پرچہ کی مستقل خریدار بنے۔

(ب) جو خدام ذاتی طور پر اخبار کی خریداری کی توفیق رکھتے ہوں انہیں مناسب رنگ میں "بدر" کی سالانہ خریداری کی تحریک کریں۔

(ج) اپنی اہم مجلسی مساعی کی مختصر رپورٹیں "بدر" میں اشاعت کی غرض سے بروقت شعبہ اشاعت کو بھجوانے کی کوشش کریں۔

(د) خدام کو ضروریات حقہ کے ماتحت اہم دینی و علمی عنوانات پر مضامین تحریر کرنے کی جانب توجہ دلائی جائے تاکہ وہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج ظفر موج کے بہترین سپاہی بن کر میدان علم میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی ان قومی اور جماعتی ذمہ داریوں سے کماحقہ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مہتمم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین و عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے دینی نصاب کے امتحانات مورخہ ۹ر اگست ۱۹۸۱ء کو ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

● - اس سال دفتر مرکزیہ نے خدام کے لئے تین تحریری امتحانات: ۱ مبتدی۔ ۲ متقدم۔ ۳ مقتصد اور اطفال کے لئے دو تحریری امتحانات ہلال اطفال اور قمر اطفال کا انتظام کیا ہے۔ (ستارۂ اطفال کا امتحان مقامی طور پر زبانی لیا جاتا ہے)

● - خدام کی سہولت اور وسیع استفادہ کے پیش نظر اب نصاب کو کافی آسان کر دیا گیا ہے۔ جملہ قائدین کرام اور عہدیداران مجالس سے گذارش ہے کہ اس سال زیادہ سے زیادہ خدام کو امتحانات میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ:-

● - ہر خادم تک دینی نصاب کی کتابیں پہنچائی جائیں۔ کیونکہ جب تک نصاب کا علم نہ ہوگا اور کتابیں نہ ہوں گی تیاری نہ ہو سکے گی۔ اور جب تیاری نہ ہوگی تو امتحان میں شرکت بھی نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا قائدین کرام اولین فرصت میں دفتر سے کتب نصاب منگوا کر خدام میں قیمتاً تقسیم کر دیں۔

● - نیز وقتاً فوقتاً ان کی تیاری کا جائزہ بھی لیا جاتا رہے۔

● - مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۸۱ء تک جملہ قائدین کرام اپنی مجالس سے مختلف امتحانات میں شریک ہونے والے خدام و اطفال کی معین تعداد سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق پرچہ سوالات طبع کروا کر قبل از وقت مجالس میں بھجوائے جا سکیں۔

امید ہے قائدین کرام اس سمت میں مؤثر اقدام کر کے دفتر کو اپنی مساعی جمیلہ سے مطلع فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

محترمہ طیبہ شہناز صاحبہ بیگم لندن کی والدہ صاحبہ ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ محترمہ طیبہ شہناز صاحبہ اعانت "بدر" میں مبلغ یکصد روپے ارسال کرتے ہوئے اپنی مرحومہ والدہ صاحبہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

قبول حق کی سعادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور راہنمائی سے خاکسار کی اہلیہ کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ ایک عرصہ کی تحقیق و جستجو کے بعد ان پر احمدیت کی صداقت و حقانیت آشکار ہوئی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ اور بچوں کو راہ حق میں استقامت عطا فرمائے۔ اور درپیش مشکلات اور پریشانیوں کا ازالہ کرتے ہوئے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار :- محی الدین تمیم - مدراس